صدر اول کے طبقات مفسرین قرآن

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم

شائع کردہ

شعبہ نشر واشاعت

احسنی کتب خانہ

جامعہ عربیہ احسن العلوم

گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی پوسٹ بکس نمبر: 17656 ٹیلیفون نمبر: 4818210

صدر اول کے طبقات مفسرین قرآن

از محدث دوراں، مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان مدظلہ،

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان عصر حاضر میں قرونِ اولیٰ کے اجلاء علماء محدثین و مفسرین کے علمی کارناموں کے مجدد و وارث ہیں، ان کا درس تفسیر وحدیث اس دور میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری، حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی اور شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان کے خدمت و اشاعت قرآن کے روح پرور مناظر کی یادگار ہے۔ آج سے ایک ہزار سال قبل قرآن کریم کی فارسی زبان میں اولین تفسیر لکھی گئی، بخارا کے شیخ ابونصر احمد بن الحسن بن احمد بن سلیمان درواجکی نے چھٹی صدی ہجری کی دوسری دہائی میں تفسیر زاہدی سپردِ قلم کر کے قرآن کریم کے تفسیری علوم و معارف کو عربی سے فارسی زبان میں منتقل کیا، قرآنی علوم و معارف کا یہ گنج گراں مایہ ناپید ہو چکا تھا، حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد زرولی خان نے زرِ کثیر صرف کر کے تفسیر زاہدی کے قلمی نسخے کو عکسی طباعت سے آراستہ کر دیا ہے، شائقین و طالبان علوم قرآن اس چشمۂ صافی سے یقیناً سیرابی پائیں گے، اس کا مقدمہ مولانا موصوف نے خود تحریر فرمایا ہے، جو بجائے خود اولین مفسرین قرآن کا بہترین تعارف نامہ ہے، حضرت مولانا کی مخلصانہ آرزو اور حکم کے مطابق اس کے ضوفشاں اقتباس سے قرآن نمبر کو مزین کیا جا رہا ہے۔

از مولانا عبدالرشید انصاری

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا O (الفرقان ۳۳)

ترجمہ: ''اور یہ لوگ نہیں آتے ہیں آپ کے پاس کوئی پیچیدہ سوال لے کر مگر ہم لے آتے ہیں دو ٹوک جواب اور بہترین تفسیر۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ شانہ نے قرآن کریم کے بعض مقامات کی خود تفسیر فرمائی، مثلاً حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ (۴۱ بقرہ) اس کی تفسیر فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ .... الخ ہے (۷۹ البقرہ)۔ اس آیت سے حکم نامعلوم تھا کہ مصداق آیت کا کونسا طبقہ ہے، اس دوسری آیت میں وضاحت کر دی گئی کہ جو لوگ دین میں تحریف کرتے ہیں اور اغراض دنیا کے لئے غلط مسائل بتاتے ہیں یہ وعید ان کے لئے ہے۔

مثال نمبر ۲۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ ..... الخ (سورہ نساء ۵۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بعد اولوالامر کی اطاعت کا حکم دیا گیا، اولوالامر کی تفسیر میں مفسر اعظم ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر جس کو حافظ ابن تیمیہ مرحوم اصل التفسیر اور امام التفسیر کہا کرتے تھے (دیکھئے منہاج السنۃ) نے متعدد اقوال نقل کئے تھے، مثلاً شیخین، خلفاء راشدین، حضرات صحابہ اور فقہاء کرام اور حکم رانان اسلام وغیرہ، لیکن اولوالامر سے مراد دین کا وہ طبقہ ہے جن کا علم استنباط اور استخراج کے درجے میں ہو۔ حضرات مجتہدین اور فقہاء کرام مراد ہیں اور یہ تفسیر خود قرآن کریم سے ثابت ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ قرآن اور سنت میں فقیہ اور فقہاء کا ذکر آیا ہے، علم کا کسی دوسرے درجے یا مقام کا ذکر نہیں ہے۔

مثلاً آنحضرت ﷺ کا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دعا دیتے وقت یہ ارشاد فرمانا: اللّٰهُمَّ فقهه في الدين وعلمه الكتاب. بعض طرق میں ہے: وعلمه التاويل.

آنحضرت ﷺ نے علماء امت کا منصب اور ضرورت فی الدین بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: فقيه واحد اشد على الشيطان من الف عابد (ملاحظہ ہو بخاری وغیرہ معتبرات حدیث)

اس سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو حدیث کے نام پر بے دینی کا پروپیگنڈہ کر کے فقہ اور فقہاء سے امت کو متنفر کرنے کا مذموم اور ناروا گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ انہیں جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے جس میں آپ نے معاذ بن جبل کو یمن بھیجتے ہوئے فرمایا کہ وہاں پہنچ کر لوگوں کے فیصلے سے کرو گے....؟ معاذ نے کہا: بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِيْهِ

قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ، قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْھَا قَالَ اَجْتَھِدُ بِرَأْیِی (الحدیث)
(وَقَدْ صَحَّحَہٗ اِبْنُ الْقَیِّمِ فِیْ اَعْلَامِ الْمُوَقِّعِیْنَ)

قال السیوطی فی تدریبه علی تقریب النوی وَقَدْ یَحْکُمُ لِلْحَدِیْثِ بالصحة اذا تلقته الامة بالقبول وان لم یکن له اسناد صحیح. بہرحال حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فقہ اور اجتہاد کے مطابق فیصلے کرنے کا سن کر آنحضرت ﷺ خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا حمد اور شکر بجالائے۔

تفسیر کا دوسرا درجہ جس میں آنحضرت ﷺ نے تفسیر فرمائی ہو، آنحضرت ﷺ کی پوری زندگی قرآن کریم کے زندہ وتابندہ علمی وعملی تفسیر ہے، حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ ..... الخ (النساء ۱۰۵) دوسری جگہ ارشاد ہے وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتَابَ ..... الخ (النساء ۱۱۳) اور لِتُبَیِّنَہٗ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْہِ، بہرحال یہ تفسیر بہت طویل ہے اور احادیث کی ان گنت کتابیں اور اس تفاسیر سے لبریز ہیں ائمہ حدیث نے کتب احادیث میں جو تفاسیر کے عناوین قائم کئے ہیں جیسے امام بخاری کی کتاب التفسیر، امام ترمذی کی کتاب التفسیر، امام حاکم نیشاپوری کی کتاب التفسیر وغیرہ کے علاوہ دیگر احکام اور امور پر مشتمل احادیث بھی درحقیقت قرآن کریم ہی کی تفاسیر ہیں۔ قرآن کریم اور سنت نبوی کے بعد حضرات صحابہ، تابعین، اتباع اور ائمہ اجتہاد اور فقہ کی مختلف اور متنوع جدوجہد بھی تفسیر کا شاہکار ہے۔

تفسیر زاہدی میں ان شاء اللہ تعالیٰ اس مختصر جائزے کی تفصیل ملے گی جو علماء کرام اور زبان فارسی کے شناوروں کیلئے بہترین خزائن علم اور دولت سرمدی ثابت ہوگی۔

حق تعالیٰ شانہ نے نبی کریم ﷺ کا منصب بیان فرمایا ہے "وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ اور لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَیْہِ یعنی آنحضرت ﷺ کا منصب قرآن اور سنت سمجھانا تھا۔ صحیح بخاری میں جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیں استخارہ فی الامور ایسا سمجھاتے تھے کَمَا یُعَلِّمُنَا سُوْرَۃً مِّنَ الْقُرْاٰنِ (بخاری ج ۱ ص: ۱۵۵) اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک ایک سورۃ حضرات صحابہ کو سبقاً سبقاً سمجھایا اور پڑھایا کرتے تھے۔

ابن عباس کورات کے اندھیرے میں خدمت عزیزہ پر حضور ﷺ کی دعا تفسیر قرآن جاننے کی، اس سلسلہ تعلیم ہی کی کڑی تھی اور ابن عباسؓ سے بخاری "کتاب التفسیر" وغیرہ میں مروی ہے کہ وہ مشکل آیات کی تفسیر حضرت عمر سے سمجھنے کے انتظار میں رہتے تھے۔ دیکھئے بخاری کتاب التفسیر اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا. چنانچہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب کی یہ شان تھی کہ اعمقهم علما یعنی ان کے علوم بڑے گہرے تھے۔ صحابہ کرام کے شاگرد حضرات تابعین بھی تفسیر قرآن کے خاصے ماہر تھے۔ چنانچہ امام مجاہد بن جبیر (المتوفی ۱۰۲ھ) نے تفسیری روایات جمع فرمائی تھیں، جس سے امام شافعی، امام بخاری حاکم نیشاپوری اور ترمذی وغیرہ نے بڑا کام لیا ہے۔ اسی طرح ابی بن کعبؓ کی تفسیر اور ابن عباس کی تفسیر بروایت علی بن ابی طلحہ (المتوفی ۱۴۳ھ) پر بھی اعتماد رہا ہے۔ ابن خلکان نے کہا ہے کہ ابن جریج (اول من جمع الاحادیث بمکة) (مقدمه فتح الباری) ابن جریج کی تفسیر مکتوب تفاسیر میں اول تھی گی۔ چنانچہ ابن ابی تغلب (المتوفی ۲۴۲ھ) محمد بن سائب کلبی (المتوفی ۱۴۴ھ) اور نحو کے امام، امام کسائی (المتوفی ۱۸۲ھ) اور امام العربیہ قطرب (المتوفی ۲۰۶ھ) اور معانی قرآن کے امام فراء (المتوفی ۲۰۷ھ) جن کے بارے میں مشہور ہے لولا الفراء لبطلت العربیۃ)۔

ہندوستان کے دور آخر کے سب سے بڑے عالم امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا ہے کہ تفاسیر قرآن کی تعداد دو لاکھ تک پہنچ چکی ہے (یتیمۃ البیان ص: ۲۶ لشیخنا مولانا یوسف البنوریؒ بحوالہ استاذ گرامی قدر حضرت مولانا لطف اللہ صاحب جہانگیرویؒ)

بزرگ بن شہریار رامہرمزی نے (عجائب الہند) میں لکھا ہے کہ محروق بن رائق بادشاہ نے ۲۷۰ھ میں عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز گورنر منصورہ کو لکھا کہ میرے پاس ایک ایسا عالم بھیج دو جو قرآن کریم کا ترجمہ وتفسیر ہندی زبان میں کر سکے، چنانچہ مسلمان بادشاہ نے مہاراجہ کے پاس اپنا عالم بھیجا اور انہوں نے ہندی زبان میں قرآن کا ترجمہ ومفہوم پڑھانا شروع کر دیا، جب سورہ یٰسین کی آیت "قل یحییها الذی انشاها اول مرة وهو بکل خلق علیم" پہنچے تو عالم دین کی تشریح وترجمہ سن کر مہاراجہ نے زمین بوس ہو کر زار وقطار رونے کے بعد اسلام قبول کر لیا۔
(رجال الہند والسند ص: ۲۵۴)

مفسر عراقی نے جو ترجمہ یا تفسیر سندھی زبان میں لکھی تھی یہ قرآن کا پہلا ترجمہ تھا اور یہ اسی

عالم کا تھا جس کے ہاتھ پر مہاراجہ مسلمان ہوا تھا۔ مشہور محدث عبد بن حمید (المتوفی ۲۴۹ھ) جو سندھ میں علاقہ ''کچھ'' کے رہنے والے تھے۔ سید محمد گیسو دراز (المتوفی ۸۲۵ھ) اور علی مہائمی بمباوی کی تفسیر بھی قدر کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔ قاضی شہاب الدین دولت آبادی کی تفسیر ''بحر مواج'' بزبان فارسی ۸۴۸ھ سے پہلے لکھی گئی ہے۔ شیخ لطف اللہ نوح بالائی کا ترجمۂ قرآن فارسی ۹۹۸ھ سے پہلے مکمل ہوا۔ اورنگ زیب عالمگیرؒ کے استاذ ملاجیون جونپوریؒ کی ''تفسیرات احمدی'' پر بھی ایک حد تک اعتماد رہا ہے۔

ضروری وضاحت

اس سے پتہ چلتا ہے کہ جن حضرات نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور ان کے صاحبزادوں کے تراجم وتفاسیر کو فارسی کے اول تراجم کہا ہے درست نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بے شمار تراجم وتفاسیر موجود ہیں۔

تفسیر قرآن کے بڑے ماہرین جن کو ائمہ تفسیر کہتے ہیں

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق کے مرتبہ ومقام کا یہ عالم تھا کہ ان کے حق میں ۲۰ سے ۳۰ تک آیات نازل ہوئی ہیں جن کو جلال الدین سیوطیؒ نے مستقل رسالے کی شکل میں جمع کر کے نام رکھا ہے ''الیانع الثمر فی موافقات عمر'' جو الحاوی للفتاوی کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

۳۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

آپ ان چھ بزرگ ہستیوں میں سے تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں حفظ کیا تھا، کاتب وحی ہونے کے علاوہ مشہور مفتی تھے، آپ قرآن کمیٹی کے صدر تھے، آپ سید القراءؒ کہلاتے تھے اور آپ ہی کو پیغمبر نے ''اقرأ ھذہ الامۃ'' اس امت کا سب سے بڑا قاری کہا ہے۔

آپ کی سند تفسیر یوں ہے۔

ابوجعفر رازی عن ربیع بن انس عن ابی العالیہ، ابوالعالیہ کی وفات ۹۲ھ میں ہے۔ امام بغویؒ نے اپنی تفسیر میں اس سے زیادہ کام کیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں کہا ہے کہ ابی بن کعب سے تفسیر کا بڑا حصہ منقول ہے جو سنداً صحیح ہے۔ تاش کبریٰ زادہ نے مفتاح السعادہ میں ابی بن کعب کی ضخیم تفسیر بحوالہ ابوجعفر رازی بسند صحیح ذکر کیا ہے۔ (مفتاح السعادہ.... ج:۱ص:۴۰۴)

۶۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

جن کی کنیت ام عبد ہے، بخاری وغیرہ میں بھی آپ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کے مسواک، تکیے اور جوتے اٹھاتے اور خدمت کے لئے ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے، صاحب الوسادہ والسواک والنعلین کہلاتے تھے، آنحضرت ﷺ نے آپ سے قرآن سنا ہے، ابن مسعود یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم دس آیات سمجھ کر عمل کر کے آگے بڑھتے تھے، عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں کی تعداد (۴۰۰۰) چار ہزار سے متجاوز ہے، عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت علی دیر تک کوفہ میں رہے، وہیں ان کا فیض علم پھیلا، شاگردوں کی ایک بڑی تعداد وہیں تھی، کوفہ کو دینی علوم کی ترویج کے لئے مرکزیت حاصل تھی، اس لئے فقیہ عراق امام ابوحنیفہؒ نے اپنی فقہ اور اجتہاد کی بنیاد یہیں رکھی۔ (فقہ اہل العراق وحدیثھم للامام الزاہد الکوثری)

۷۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

آپ معمر ترین افراد امت میں سے تھے۔ مشہور ہے کہ آپ کی عمر ۲۵۰ سال تھی، مگر امام العصر مولانا انور شاہ صاحب نے ۳۵۰ سال نقل فرمائی، واعلم ان عمر سلمان کان ثلثمائۃ وخمسین سنۃ (فیض الباری ج: ۴ ص ۸۴) ۳۵ھ میں مدائن میں انتقال ہوا ہے، شمس الائمہ سرخسیؒ نے اپنی معروف اور مستند کتاب مبسوط میں لکھا ہے کہ فارس (ایران) کے نومسلموں نے حضرت سلمان فارسی کی خدمت میں خط لکھا کہ وہ چونکہ ابھی ابھی اسلام لائے ہیں اس لئے عربی زبان میں نماز نہیں پڑھ سکتے اس لئے حضرت سلمان فارسیؓ نے ان کو سورۃ فاتحہ کا فارسی ترجمہ کر کے بھیجا کہ عربی سیکھنے تک اس سے نماز پڑھا کریں۔ (مبسوط ج:۱ص:۷ ۳ طبع مصر)

۸۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

آپ آنحضرت ﷺ کی زوجہ وناموس تھیں فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃ نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں خلفاء راشدین کے بعد سب سے بڑی فقیہا تھیں، آپ کے علمی مواخذات کبار اصحاب پر مشہور ہیں، جلال سیوطیؒ نے مستقل جمع کیے ہیں۔ (عین الاصابہ فی مااورکت عائشہ علی الصحابہ) آپ کی وفات ۵۸ھ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳ رجون ۸۷۶ء میں ہوئی اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

۹۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

آپ آنحضرت کے ابن عم تھے، اور ام المومنین حضرت میمونہ کے بھانجے تھے، آپ چھوٹی عمر سے خدمت رسول میں حاضر تھے، آپ صغر سنی کے باوجود علم کبیر سے مالا مال تھے، آپ کے وسیع وعریض علوم کے صحابہ گواہ تھے، جن میں حضرت عمر اور ان کے پنچایئت مشہور تھے۔ بیشتر تابعین مفسرین آپ ہی کے تلامیذ تھے، امام التفسیر امام مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اساتذہ ابن عباسؓ سے ۳۰ مرتبہ قرآن کریم پڑھا، آپ کے شاگردوں میں سعید بن جبیر، عکرمہ، طاؤس، ضحاک، عطاء خاصے مشہور ہیں، عبداللہ بن عباسؓ سے تنویر المقیاس فی تفسیر بن عباس ابو طاہر محمد یعقوب (المتوفی ۸۱۰ھ) نے جمع کی ہے، اس کا سلسلہ اسانید بوجہ محمد بن مروان الکلبی غیر مستند رہا ہے تاہم ابن عباسؓ سے صحیح روایات کا مجموعہ بھی اس میں ضخیم موجود ہے، ابوالعالیہ رفیع بن مہران بصری حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں مشرف بالاسلام ہوئے، فاروق اعظمؓ سے تین مرتبہ قرآن پڑھا ابی ابن کعب اور ابن عباس سے تفسیر پڑھی ہے، ابن عباس تو ان کو اپنے پاس بٹھاتے تھے، حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ ان کا انتقال ۹۳ھ میں ہوا ہے۔ سعید بن جبیر ہشام الاسدی نسلاً حبشی تھے، ابن مسعود اور ابن عباس کے خاص شاگرد تھے، ابن عباس سے جب لوگ مسائل پوچھنے آتے ابن عباس سعید کی طرف اشارہ کرتے گویا ابن عباس کا ان پر بڑا اعتماد تھا، قتادہ نے کہا ہے کہ تابعین میں سب سے زیادہ قرآن جاننے والے سعید بن جبیر ہیں، طبری نے کہا ہے ہو ثقہ امام المسلمین، حجۃ، ابن حبان نے کہا کان عبدا فاضلا ورعا، شمس الدین ذہبیؒ نے فرمایا ہے ہو احد اعلام، آپ پر ارباب صحاح ستہ نے حسن اعتماد کیا ہے، عبدالملک بن مروان کے التماس پر آپ نے قرآن کی ایک باقاعدہ تفسیر لکھی جس سے خلیفہ نے اپنے کتب خانہ کو آراستہ کیا، حجاج بن

یوسف ثقفی نے سیاسی وبربریت کا انہیں نشانہ بنایا اور ۹۵ھ میں شہید کر دیئے گئے۔

نوٹ: حجاج بن یوسف نے عراق میں ۲۰ سال حکومت کی اس دوران (۱۲۰۰۰۰) ایک لاکھ بیس ہزار انسان مرے، جیل خانوں میں پچاس ہزار مرد و عورتیں شہید ہوئیں، سعید بن جبیر کی شہادت کے بعد حجاج بن یوسف سو نہ سکا ایک دن راحت کا گذار نہ سکا اور پاگل ہو کر مرا۔ یہ چند حضرات جو ائمہ تفسیر بلکہ ان کے بھی مشائخ تھے، مختصراً ذکر دیئے گئے۔

۱۱۔ اباالاسود بن عمرو بن اسفیان

حضرت جو علی کے شاگرد تھے، ان کی وفات ابن حجر کے خیال میں ۹۹ھ اور انہوں نے ۱۰۱ھ کہا ہے۔

۱۲۔ ضحاک بن مزاحم

ہلال خراسان کے مشہور عالم اور مفسر قرآن تھے امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے، آپ سے پڑھنے والے اتنی بڑی تعداد میں تھے کہ آپ سواری پر بیٹھ کر طلباء کی حاضری اور نگرانی فرماتے تھے، کسی کسی دن آپ کے ہاں تین ہزار شاگردوں تک تعداد پہنچتی تھی، قرآن کی تفسیر ان سے منقول ہے ۱۰۲ھ میں خراسان میں انتقال ہوا۔

۱۳۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

آپ کا وطن افریقہ تھا ابن عباس کے غلام تھے انہی سے پورا علم حاصل کیا، عبداللہ بن عباس کے بیٹوں نے باپ کے علم کے احترام میں آزاد کیا، بخاری، مسلم میں کثرت سے ان سے روایات ہیں ۱۰۴ھ میں فوت ہوئے۔

۱۴۔ مجاہد بن جبیر

آپ فاروق اعظم کے دور خلافت میں پیدا ہوئے، ابن عباسؓ سے (۳۰) تیس مرتبہ قرآن پڑھا ابن سعد ابن حبان اور ابن جریر نے آپ کی تفسیر پر بڑا اعتماد کیا ہے مجاہد ۱۰۴ھ میں بحالت سجدہ مکہ میں فوت ہوا۔ ۱۰۱ھ ۱۰۲ھ ۱۰۳ھ سب روایات موجود ہیں۔

ابن عباس کے علاوہ آپ نے علی، عائشہ، ابوہریرہ، ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی کسب فیض فرمایا ہے، آج کل امام مجاہد کی تفسیر باقاعدہ شائع ہو چکی ہے۔

۱۵۔ طاؤس بن کیسان

یمن کے رہنے والے تھے ابن عباس کے علاوہ ۴۹ صحابہؓ کے شاگرد رہے ان کے بارے میں ابن عباس کا جملہ مشہور ہے انی لا ظن طاوس من اهل الجنة مجھے امید ہے کہ طاؤس جنتیوں میں سے ہے، صحاح ستہ میں آپ کی روایات موجود ہیں، چالیس حج کئے ابن عباس کی تفسیر پر روایات مرتب کر چکے تھے، ۱۰۶ھ میں مکہ میں فوت ہوئے۔

وضاحت: امام صاغانی نے کہا ہے کہ بہتر ہے کہ طاؤس ایک "ؤ" کے ساتھ لکھا جائے۔

۱۶۔ حافظ ابوالخطاب قتادہ بن دعامہ

آپ عربی الاصل اور مادرزاد نابینا تھے، ابن سیرین کے شاگرد تھے، ابن سیرین نے آپ کو احفظ کہا ہے، امام احمد نے کہا ہے کہ قتادہ تفسیر قرآن میں اور اختلاف الفقہاء میں سب سے مقدم ہیں، علماء عراق نے آپ کو بصرہ کا بڑا عالم مانا ہے آپ کا انتقال ۱۱۷ھ میں ہوا۔

۱۷۔ محمد بن کعب قرظی

آپ بھی ابن عباس اور ابن مسعود کے شاگرد تھے، تفسیر کا یہ عالم ہے کہ کہا گیا ہے کہ جس روایت کو محمد بن کعب قرظی نہیں جانتے وہ روایت تفسیر کی نہیں ہو سکتی ۱۱۸ھ میں فوت ہوئے۔

۱۸۔ اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن

آپ سدّی کے نام سے مشہور ہے، سدّی کا معنی دروازہ ہے، جامع مسجد کوفہ کے دروازہ کے باہر آپ خرید و فروخت کرتے تھے اس لئے سدی مشہور ہیں، حضرت انس بن مالک اور ابن عباس کے تفسیر کے شاگرد ہیں، امام بخاری کے علاوہ دوسرے محدثین آپ سے روایت کی ہے، آپ کی وفات ۱۲۷ھ میں ہے۔

فائدہ: سدی کے نام سے دو مفسر مشہور ہیں پہلے کو السدی کبیر اور دوسرے کو السدی صغیر کہتے ہیں۔

۱۹۔ زید بن اسلم

آپ مدینہ منورہ کے باشندہ تھے، فاروق اعظمؓ کے غلام تھے، علم تفسیر میں بلند تھے، علی بن حسین بن علی آپ کے درس میں بیٹھتے تھے، آپ کے بڑے شاگردوں میں امام مالکؒ ہیں، ۱۳۶ھ میں فوت ہوئے۔

۲۰۔ علی بن ابی طلحہ

آپ کی کنیت ابوالحسن تھی ولادت جزیرہ میں ہوئی، زمانہ علم حمص میں گزارا، قرآن کریم کی تفسیر و تشریح ابن عباس سے نقل کی اس نام کا ایک صحیفہ تیار کیا جو امام لیث (المتوفی ۱۴۳ھ) کے پاس موجود تھا، کہا جاتا ہے کہ بخاری اور ابن جریر نے اپنی اپنی تفسیریں ان سے نقل کی ہیں، امام احمد کا ارشاد ہے کہ مصر میں تفسیری صحیفہ ہے جو علی بن ابی طلحہ سے روایت ہے، اگر مصر کے لئے صرف اس کا سفر کیا جائے تو کوئی مہنگا سودا نہیں، ابن کثیر وغیرہ کے ہاں ان کے اقوال موجود ہیں، علی بن ابی طلحہ کی وفات ۱۴۳ھ کو ہوئی۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسن التعارف

جامع عربیہ احسن العلوم بفضل تعالی خالصتا لوجہ اللہ الکریم دینی خدمات انجام دے رہا ہے

جامع ہذا میں درجات بفضلہ تعالی تخصصات P.H.D کے ساتھ درجات ابتدائیہ متوسطہ، مکمل درس نظامی درجات حفظ و ناظرہ بھی ہیں اہل محلہ کے لیے درس و قرآنی علوم کا معقول انتظام، دوران تعطیلات جامعہ میں دورہ تفسیر قرآن کریم کا اعلی انتظام و اہتمام کیا جاتا ہے اساتذہ کی تعداد ۳۰ سے متجاوز ہے ۳۰ سے ۳۵ سالہ تدریسی مشق رکھنے والے اساتذہ شامل ہیں۔ شعبہ حفظ و ناظرہ میں ۱۸ اساتذہ مصروف عمل ہیں۔

جامع میں طلبہ کی تعداد ۱۵۰۰ سے متجاوز ہے۔ جس میں پاکستان اور دیگر کئی مسلم ممالک کے علاوہ امریکہ، برطانیہ، افریقہ، چین وغیرہ کے طلبہ بھی شامل ہیں۔

طلبہ کی مکمل کفالت جامع کرتی ہے۔ صبح کا ناشتہ سمیت دونوں وقت کا کھانا، علاج و معالجہ، موسم سرما میں لحاف وغیرہ اساتذہ، ملازمین کی تنخواہیں، طلبہ کو تقسیم کتب سب جامعہ کرتی ہے۔ عملہ باورچی خانہ بھی ۱۵ تک ہے۔ ملازمین کی تنخواہیں عطیات کے مد سے اور طلبہ کے جملہ امور زکواۃ و صدقات واجبہ سے اخراجات پورے کیے جاتے ہیں۔ اہل خیر کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی زکوۃ، فطرانہ، صدقات، نظر و نیاز بنام خدا اور عطیات وغیرہ سے تعاون فرمائیں۔

اللہ توفیق دے اور اس قسم کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور ذریعہ نجات آخرت بنائے۔ آمین

محمد زر ولی خان

خادم الطلبہ

جامعۃ العربیۃ احسن العلوم

گلشن اقبال نمبر 2، کراچی 75300

پوسٹ بکس 17656

فون: 4968356

4818210

خادم الطلبا

محمد زرولی خان عفا اللہ عنہ

الجامعۃ العربیہ احسن العلوم

گلشنِ اقبال۔ بلاک نمبر۲۔ کراچی

پوسٹ بکس نمبر 17656۔ پوسٹ کوڈ 75300

فون نمبر: 4818210-4968356

تعداد ______ ایک ہزار

شعبہ نشر واشاعت

احسنی کتب خانہ

جامعہ عربیہ احسن العلوم

گلشن اقبال۔ بلاک نمبر۲۔ کراچی



جامعہ عربیہ احسن العلوم کے شعبہ نشر و اشاعت (الیکٹرونکس میڈیا) سے

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ العالی

کی حسب ذیل تقاریر دستیاب ہیں۔

دورہ تفسیر کے مکمل کیسٹس

جمعۃ المبارک کی تقاریر کے کیسٹس

جمعۃ المبارک کے بعد فقہی مجلس میں سوالات وجوابات کی نشست کی کیسٹس

۲۰۰ گھنٹے کے دورہ تفسیر کے بیانات صرف دو CD میں دستیاب ہیں۔

کمپیوٹر M.P.-3, CD